
193

آیات نمبر 83 تا 93 میں موسیٰ علیہ السلام کا احوال۔ بنی اسرائیل کو نماز قائم کرنے کا حکم۔ موسیٰ علیہ السلام کی فرعون کے حق میں بد دعا اور اس کی قبولیت۔ بنی اسرائیل کی فرعون سے نجات اور موت کے وقت فرعون کا ایمان لانا۔ یہ تمام واقعات ایک طرف منکرین کے لئے عبرت کا سامان اور دوسری طرف رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کو تلقین کہ جس طرح کے حالات تمہیں پیش آرہے ہیں ایسے ہی حالات اس سے پیشتر انبیاء اور ان کے ساتھیوں کو آچکے ہیں۔ ہر دفعہ نتیجہ ایک ہی تھا کہ رسول اور اس کے ماننے والے کامیاب ہوئے اور منکرین ناکام ہوئے۔

فَمَآ اٰمَنَ لِمُوۡسٰۤی اِلَّا ذُرِّیَّۃٌ مِّنۡ قَوۡمِہٖ عَلٰی خَوۡفٍ مِّنۡ فِرۡعَوۡنَ وَ مَلَا۠ئِہِمۡ اَنۡ یَّفۡتِنَہُمۡ ؕ پھر اس کے بعد موسیٰ علیہ السلام پر اس کی قوم کے چند نوجوانوں کے سوا کوئی بھی ایمان نہ لایا وہ بھی ڈرتے تھے کہ فرعون اور اس کے سردار انہیں کسی مصیبت میں نہ ڈال دیں وَ اِنَّ فِرۡعَوۡنَ لَعَالٍ فِی الۡاَرۡضِ ۚ وَ اِنَّہٗ لَمِنَ الۡمُسۡرِفِیۡنَ اور واقعہ یہ ہے کہ فرعون ملک میں بڑا غلبہ رکھتا تھا اور بے شک وہ حد سے بڑھ جانے والوں میں سے تھا ﴿۸۳﴾ وَ قَالَ مُوۡسٰی یٰقَوۡمِ اِنۡ کُنۡتُمۡ اٰمَنۡتُمۡ بِاللّٰہِ فَعَلَیۡہِ تَوَکَّلُوۡۤا اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّسۡلِمِیۡنَ اور موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو! اگر تم لوگ اللہ پر ایمان لے آئے ہو تو اسی پر بھروسہ رکھو اگر واقعی تم اس کے فرمانبردار ہو ﴿۸۴﴾ فَقَالُوۡا عَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلۡنَا ۚ اس پر انہوں نے کہا کہ ہم اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا فِتۡنَۃً لِّلۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿ۙ۸۵﴾ وَ نَجِّنَا بِرَحۡمَتِکَ مِنَ الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ اور دعا کی کہ اے ہمارے رب! ہمیں اس ظالم قوم کا تختہ مشق نہ بنا اور اپنی رحمت سے ہمیں اس کافر قوم سے نجات عطا فرما ﴿۸۶﴾ وَ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰی مُوۡسٰی وَ اَخِیۡہِ اَنۡ تَبَوَّاٰ لِقَوۡمِکُمَا بِمِصۡرَ بُیُوۡتًا وَّ اجۡعَلُوۡا بُیُوۡتَکُمۡ قِبۡلَۃً وَّ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ ؕ وَ بَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ

اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام اور اس کے بھائی ہارون علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ مصر میں اپنی قوم کی عبادت کے لئے کچھ مکانات مقرر کرلو اور اپنے گھر کو قبلہ بنا کر نماز قائم کرو اور ایمان والوں کو خوشخبری سنا دو ﴿۸۷﴾ وَ قَالَ مُوۡسٰی رَبَّنَاۤ اِنَّکَ اٰتَیۡتَ فِرۡعَوۡنَ وَ مَلَاَہٗ زِیۡنَۃً وَّ اَمۡوَالًا فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ۙ رَبَّنَا لِیُضِلُّوۡا عَنۡ سَبِیۡلِکَ ۚ اور موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اے ہمارے رب! بیشک تونے فرعون اور اس کے سرداروں کو اس دنیا کی زندگی میں بہت سا اسبابِ زینت اور مال و دولت دے رکھا ہے، کیا تونے انہیں یہ سب کچھ اس لئے دیا ہے کہ یہ لوگوں کو تیرے راستے سے گمراہ کریں؟ رَبَّنَا اطۡمِسۡ عَلٰۤی اَمۡوَالِہِمۡ وَ اشۡدُدۡ عَلٰی قُلُوۡبِہِمۡ فَلَا یُؤۡمِنُوۡا حَتّٰی یَرَوُا الۡعَذَابَ الۡاَلِیۡمَ اے ہمارے رب! بس اب ان کے مال و دولت اور ساز و سامان کو برباد کردے اور ان کے دلوں کو اور زیادہ سخت کردے کہ اب وہ کسی طرح ایمان نہ لائیں یہاں تک کہ دردناک عذاب اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں ﴿۸۸﴾ قَالَ قَدۡ اُجِیۡبَتۡ دَّعۡوَتُکُمَا فَاسۡتَقِیۡمَا وَ لَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِیۡلَ الَّذِیۡنَ لَا یَعۡلَمُوۡنَ اللہ نے فرمایا کہ تم دونوں کی دعا قبول کرلی گئی سو اب تم دونوں اپنے حال پر ثابت قدم رہنا اور ان لوگوں کے طریقہ کی پیروی نہ کرنا جو علم نہیں رکھتے ﴿۸۹﴾ وَ جٰوَزۡنَا بِبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ الۡبَحۡرَ فَاَتۡبَعَہُمۡ فِرۡعَوۡنُ وَ جُنُوۡدُہٗ بَغۡیًا وَّ عَدۡوًا ؕ اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر کے پار گزار دیا پھر فرعون اور اس کے لشکر نے ظلم و زیادتی کے ارادے سے ان کا تعاقب کیا حَتّٰۤی اِذَاۤ اَدۡرَکَہُ الۡغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنۡتُ اَنَّہٗ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا الَّذِیۡۤ اٰمَنَتۡ بِہٖ بَنُوۡۤا اِسۡرَآءِیۡلَ وَ اَنَا مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ یہاں تک کہ جب وہ ڈوبنے لگا تو کہنے لگا کہ

اب مجھے یقین آگیا کہ جس معبود پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں اور اب میں بھی فرمانبرداروں میں شامل ہوتا ہوں ﴿۹۰﴾ آٰلۡـٰٔنَ وَ قَدۡ عَصَیۡتَ قَبۡلُ وَ کُنۡتَ مِنَ الۡمُفۡسِدِیۡنَ اسے جواب دیا گیا کہ اب ایمان لاتا ہے حالانکہ اس سے پہلے تو ہمیشہ نافرمانی کرتا رہا اور تو بڑے مفسدوں میں سے تھا؟ ﴿۹۱﴾ فَالۡیَوۡمَ نُنَجِّیۡکَ بِبَدَنِکَ لِتَکُوۡنَ لِمَنۡ خَلۡفَکَ اٰیَۃً ؕ پس آج ہم تیری لاش کو بچالیں گے تاکہ تو اپنے بعد آنے والوں کے لئے عبرت آموز نشانی بن جائے وَ اِنَّ کَثِیۡرًا مِّنَ النَّاسِ عَنۡ اٰیٰتِنَا لَغٰفِلُوۡنَ اور حقیقت یہ ہے کہ اکثر لوگ ہماری نشانیوں سے غفلت ہی برتتے ہیں ﴿۹۲﴾ رکوع [۹] وَ لَقَدۡ بَوَّاۡنَا بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ مُبَوَّاَ صِدۡقٍ وَّ رَزَقۡنٰہُمۡ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ۚ اور بلاشبہ ہم نے بنی اسرائیل کو رہنے کے لئے بہت اچھا ٹھکانا دیا اور انہیں پاکیزہ چیزوں کا رزق عطا کیا کہ فلسطین میں آباد کر دیا فَمَا اخۡتَلَفُوۡا حَتّٰی جَآءَہُمُ الۡعِلۡمُ ؕ پھر انہوں نے باہم اس وقت اختلاف کیا جبکہ ان کے پاس صحیح بات کا علم آچکا تھا اِنَّ رَبَّکَ یَقۡضِیۡ بَیۡنَہُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ فِیۡمَا کَانُوۡا فِیۡہِ یَخۡتَلِفُوۡنَ یقینا آپ کا رب قیامت کے دن ان کے مابین ان باتوں کا فیصلہ کر دے گا جن میں وہ اختلاف کرتے رہے ﴿۹۳﴾

